قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 02 جون 2021ء | 20 شوال 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 130

فرمانِ رسول ﷺ

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی چیز میں جتنا بھی رِفق اور نرمی ہو اُتنا ہی یہ اُس کے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے۔ اُس میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے۔ سختی جو ہے وہ (عمل کو بھی) بدنما کر دیتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر 6602)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

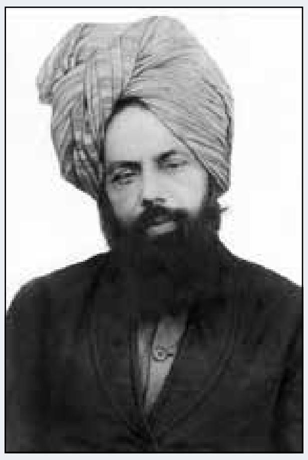

بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نُور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دُوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔۔۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 127-128۔ ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ فرماتے ہیں:

ایک عورت نے حضرت مسیح موعود کے گھر سے کچھ چاول چرائے، چور کا دل نہیں ہوتا اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بیتابی اور اس کا ادھر ادھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ یعنی وہ چوری کر لے تو اس کے ایکشنز (Actions) اور طرح کے ہو جاتے ہیں۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ وہ وہاں موجود تھا۔ اس کی تیز نظر تھی اس کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے اور شور پڑ گیا۔ اس کی بغل میں سے کوئی پندرہ سیر کے قریب چاولوں کی گٹھڑی نکلی اور اس کو ملامت اور پھٹکار شروع ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود بھی کسی وجہ سے ادھر تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا واقعہ ہے تو لوگوں نے یہ بتایا تو فرمایا:

’’محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور فضیحت نہ کرو اور خدا تعالیٰ کی ستّاری کا شیوہ اختیار کرو۔‘‘

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ 101)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ ﴿ۙ۱۱﴾ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِیۡمٍ ﴿ۙ۱۲﴾ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ﴿ۙ۱۳﴾ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ﴿ۙ۱۴﴾ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیۡنَ ﴿ؕ۱۵﴾

(القلم: 11 تا 15)

ترجمہ: اور تُو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مان۔ (جو) سخت عیب جو (اور) چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔ (جو) بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا (اور) سخت گنہگار ہے۔ بہت سخت گیر۔ اس کے علاوہ ولدِ حرام ہے۔ (کیا محض اس لئے اکڑتا ہے) کہ وہ دولت مند اور (بڑی) آل اولاد والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ یہاں مختلف ملکوں اور معاشروں اور مزاجوں کے کارکنان ہیں لیکن آپ سب نے آپس میں ایک ہو کر کام کرنا ہے۔ آپس میں پیار محبت اور قربانی کے اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں۔ بعض دفعہ بعض نوجوان جو زیادہ جوشیلی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ذرا سی بات پر جوش میں آ جاتے ہیں اور جھگڑ کر نہ صرف فضا کو مکدر کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ساتھ ہی دوسروں پر، غیروں پر، دیکھنے والوں پر بھی جماعت کا اچھا اثر قائم نہیں کر رہے ہوتے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ خدمت کر رہے ہیں وہاں بعض عملہ یا کام کرنے والے غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی ہوتے ہیں مثلاً لنگر خانوں وغیرہ میں آپ مزدوروں کو کسی قسم کی غلط حرکت کر کے غلط تاثر دے رہے ہوں گے۔ پس اس سے بھی بچیں۔ کچھ عرصے کی بات ہے مجھے ایک نوجوان نے لکھا کہ 1991ء میں آپ کی یہاں ڈیوٹی تھی، یعنی میری یہاں ڈیوٹی تھی۔ اُس وقت مَیں نے لنگر خانہ نمبر 1 میں بطور نائب ناظم کے لنگر میں ڈیوٹی دی تھی۔ اس لڑکے کی بھی یہاں ڈیوٹی تھی یہیں قادیان انڈیا کے رہنے والے تھے۔ اس لڑکے نے کہا کہ اسے غصہ آ گیا اور وہ کہتا ہے کہ مَیں نے ایسے الفاظ کہے جس سے پاکستانی معاونین اور کام کرنے والے، ڈیوٹی دینے والے جو آئے ہوئے تھے، ان کے خلاف غصے کا اظہار ہوتا تھا۔ تو مجھے اس نوجوان نے لکھا کہ اس وقت مَیں بالکل نوجوانی کی عمر میں تھا۔ اس لئے غصہ بھی زیادہ آتا تھا تو آپ نے مجھے دیکھا اور اس بات پر کچھ نہیں کہا اور مسکرا دیئے۔ اور میرے دوبارہ یا تیسری مرتبہ کہنے پر میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار سے سمجھایا کہ ہم کس طرح ڈیوٹی دیں گے؟ ہم کون ہیں؟ اس نوجوان پر اثر ہوا ہو گا تو اس نے یہ بات آج تک یاد رکھی ہے ورنہ اس وقت مَیں نائب ناظم کی حیثیت سے اس کی سرزنش کرتا یا شکایت کرتا یا پاکستانی جو دوسرے معاونین تھے ان کے غصے کو بھڑکنے دیتا تو صرف نفرتیں بڑھتیں اور کچھ بھی نہ ہوتا۔ تو یہ بات اس نے بارہ تیرہ سال یاد رکھی ہے اور اب مجھے لکھی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ دسمبر 2005ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 13 تا 19 جنوری 2006ء صفحہ 6۔7)

اس شمارہ میں

- دعائے وصل (منظوم)
- اداریہ: When it's gone, it's gone
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- مہدی کے لئے پانی کا حصول

دربارِ خلافت

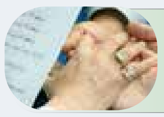

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر عراق کے ایک شاعر ہیں مالک صاحب، وہ کہتے ہیں کہ خاکسار کو ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعے اُس وقت جماعت سے تعارف حاصل ہوا جب ابھی عربی چینل شروع نہیں ہوا تھا۔ اُس وقت تک کہتے ہیں کہ میں خلیفہ رابع رحمہ اللہ کو بدھ مت کا نمائندہ سمجھتا تھا۔ لیکن جب حضور کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ نورِ محمدی آپ کے چہرے پر برس رہا ہے۔ ہم سب گھر والوں کے دل سے آواز اُٹھی کہ کاش یہ شخص مسلمان ہوتا (یہ واقعہ شاید میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں بہر حال) اس کے باوجود حضور کی وفات پر ہم لوگ نجانے کس بنا پر بہت روئے۔ پھر اچانک ایک روز ایم۔ ٹی۔ اے کا عربی چینل اتفاق سے مل گیا۔ اُس وقت سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہیں۔ چنانچہ میری بیوی نے دو خوابیں دیکھنے کے بعد پہلے ہفتے ہی بیعت کر لی تھی۔ پہلی خواب میں دیکھا کہ حضرت علیؓ میری بیٹی کو کچھ کاغذات دے رہے ہیں۔ میری بیوی نے دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ بیعت فارم ہیں۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خط میری بیوی کے نام لے کر آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو شخص میرے گھر میں داخل ہوتا ہے وہ میرے اہلِ بیت میں سے ہے۔ اس کے بعد میری اہلیہ نے بہت سی خوابیں دیکھیں۔ چنانچہ میرے بیٹے اور اس کی بیوی نے تقریباً تین ماہ قبل اور میری تیسری خواب کے بعد بیعت کر لی۔ پھر کہتے ہیں خواب میں انہوں نے دیکھا کہ یہ خواب اس طرح تھی کہ ہمیں نجف شہر میں امام مہدی کے ظہور کی اطلاع ملی ہے۔ کہتے ہیں ہم تین دوست تھے۔ خواب میں ہم ان کے پاس گئے اور کہا کہ کیا آپ امام مہدی ہیں؟ تا کہ ہم آپ کی بیعت کر لیں، انہوں نے کہا ہر گز نہیں۔ مَیں تو صرف ایک مصلح ہوں۔ مہدی تو قادیان میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور تیسری خواب میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ کہتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا کہ ایک ڈھلوان جگہ پر ایک بڑے مجمع کو خطاب کر رہے ہیں اور مجمع میں تمام لوگ کھڑے تھے، صرف اکیلا میں آپ کے پاس نیچے بیٹھا تھا، اور اچکن کو دیکھ رہا ہوں۔ اور دل میں کہتا ہوں، سبحان اللہ آپ نے امام مہدی کا لباس کیسے پہن لیا؟ اس کے بعد جب خطاب ختم ہو گیا اور میں نے اُن کے سر پر ہاتھ رکھا اور اُن سے پوچھا کیا آپ کا دل مطمئن ہو گیا ہے؟ اور پھر ساتھ یہ بھی کہا کہ لگتا ہے آپ کو بھوک لگی ہے چلیں آپ کو کھانا کھلاؤں۔ تو یہ اُن کی تیسری خواب تھی۔ بہر حال انہوں نے بیعت کی۔

اسی طرح سیریا کے یٰسین محمد شریف صاحب ہیں۔ وہ مجھے لکھتے ہیں کہ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کے بعد مجھے فضلوں اور برکات سے نوازا ہے۔ میں اسلام اور مسلمانوں کی حالت پر غمناک تھا اور قریب تھا کہ اس غم میں ہلاک ہو جاتا۔ میں نے کئی فرقوں اور مولویوں کی پیروی کی۔ آخر پر جس شخص کی مرافقت اختیار کی، اُس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک اور بڑے مولوی کا شاگرد ہے جو حلب کے ایک قطب کا گدی نشین ہے۔ پھر اس شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا جس کو میں نے واضح طور پر حق سے دور پایا اور اُس کے منہ پر کہہ دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بعد میں یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ 97ء میں کہتے ہیں میں نے ڈش خریدی، مسجد کی امامت چھوڑ کر گھر میں بیٹھ گیا۔ میرا اعتقاد تھا کہ میں حق پر ہوں، لیکن اسلام کی حالتِ زار کی وجہ سے تمنا کرتا تھا کہ یہ فانی زندگی جلد ختم ہو اور اُخروی اور ابدی زندگی کا آغاز ہو۔ دس سال کی گوشہ نشینی اور غم کی کیفیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے آپکی طرف رہنمائی فرمائی، جس سے میرے دل کو سکون اور راحت مل گئی۔ اب جون میں اپنی والدہ اور بیوی کے ہمراہ عمرہ کرنے گیا تو متعدد عمرے کئے جن میں سے پہلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تھا۔ اس کے بعد تمام خلفاء کی طرف سے عمرے ادا کئے۔ دعا ہے کہ اللہ قبول فرمائے۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ میں نے بیعت کرنے سے قبل چار احمدی احباب کو خواب میں دیکھا اور انہیں کہا کہ تم بڑے مرتبے والے لوگ ہو اور تم جیسا کوئی نہیں ہے۔ اُن میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ خدا کی قسم کھا کر بتاؤ کہ کیا تم خدا اور اُس کے رسول کی سنت پر قائم ہو؟ اور اسلام کی حقیقت کو جانتے ہو؟ چنانچہ اس نے اس کو اتنی مرتبہ جوش سے دہرایا کہ مجھے اُس کی گردن کی رَگیں نظر آنے لگیں۔ اس پر میں نے اُس سے کہا کہ آج سے مَیں بھی احمدی ہوں۔ پھر وہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ اس کے بعد مَیں نے آپ کو دیکھا بقیہ صفحہ 7 پر

دعائے وصل

عرض یوں کرتا ہے محبوب ازل سے خاکسار
اے شہنشاہ زمین و آسمان و ہر دو وار
جو بھی خوبی ہے جہاں میں سب تمہارا فیض ہے
کان حسن و چشمہ احساں تم ہی ہو اے نگار
اک نظر فضل و کرم کی اس طرف بھی پھیر دو
ٹکٹکی باندھے کھڑا ہے در پر اک امیدوار
اے مرے سورج ! دکھا دو پھر اسی انداز سے
وہ چمک اور وہ دمک اور وہ جھمک اور وہ بہار
پھر خرام ناز سے دیجے وہی جلوہ دکھا
پھر اسی لطف و ادا سے کیجئے دل کو شکار
اس شب تاریک پر صد مہر و مہ قرباں کروں
جس کی ظلمت میں جھلک اپنی دکھا دے وہ نگار
آئینہ حائل تھا مجھ میں اور رخ دلدار میں
ورنہ کب کا راکھ ہو چکتا یہ تن پروانہ وار
اے مرے دلبر مرے جاناں مرے دل کے سرور
ایک ہے تم سے دعا میری یہ باصد انکسار
کشتہ حسن و ادا و ناز پر ہو اک نظر
مدتوں سے یہ پڑا ہے بے کفن اور بے مزار
زندگی میں تو ترستا رہ گیا آغوش کو
مرگیا ہے۔ اب تو کرلیجے ذرا اس سے پیار
چادر مہر و مروت میں اسے دیجے لپیٹ
گوشہ چشم محبت میں اس لیجے اتار
ایک نفخ روح کر کے اس کو پھر زندہ کریں
اور بسر یہ زندگی ہو از پئے رضوان یار
وصل کی گھڑیاں میسر ہوں ہمیں ہر روز و شب
دور ہوں فضلوں سے تیرے ہجر کی شب ہائے تار

بخار دل

اداریہ

When it's gone,it's gone

امسال رمضان میں مجھے لندن کے دو میگا سپر اسٹورز پر خریداری کے لئے جانا پڑا۔ ایک میں تو جا بجا ’’رمضان اسپیشل پیکج‘‘ کے نمایاں بورڈز آویزاں نظر آئے۔ جہاں روزمرّہ کی اشیاء سستے داموں مسلمانوں کے لئے دستیاب تھیں تاوہ روزے اچھے طریق پر رکھ سکیں۔ گو اس پیکج سے غیر مسلم بھی فائدہ اُٹھا رہے تھے۔ ایک دوست نے اسٹور کی انتظامیہ سے پوچھا کہ اتنے Large Scale پر ارزاں قیمت پر فروخت سے آپ کو نقصان نہیں ہوتا۔ جواب ملا کہ نہیں۔ جب Large Scale پر ایک ہی دن میں فروخت ہوتی ہے تو منافع برابر ہو جاتا ہے اور دوسرا روحانی طور پر سستے داموں فروخت سے لوگوں کی ہمدردیاں (دُعائیں) ملتی ہیں۔ یہی وہ فلسفہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ربوہ بننے کے شروع کے دنوں میں احمدی تاجروں کو سمجھایا تھا کہ کم منافع پر جب آپ اشیاء فروخت کریں گے اور وہ زیادہ تعداد میں بکیں گی تو منافع برابر ہی ملے گا۔

دوسری طرف مسلمان ممالک میں مہنگائی کی ایک خطرناک لہر آجاتی ہے۔ بلکہ آج کل اشیاء ذخیرہ کرنے کا رواج بھی پا چکا ہے۔ اس رمضان میں گرمیوں کی شدت میں روزہ دار ایک کلو چینی کے لئے گھنٹوں لائن میں لگا رہتا ہے۔ بازار میں چینی نایاب ہے۔ دیگر ضروری اشیاء کی قیمتیں بھی آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں۔ اور یہ ایک مسلم ملک میں ہو رہا ہے جہاں روزہ رکھنے والوں کی اکثریت پائی جاتی ہے۔

دوسرے میگا سپر اسٹور پر مختلف ریکس کے کناروں پر جلی حروف میں لکھا تھا When it's gone,it's gone کہ جب اشیاء کسٹمرز کے ہاتھوں چلی جائیں گی تو چلی جائیں گی۔ پھر آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ اس لئے جلدی کریں اور اس نادر موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

اس مختصر سے فقرہ نے میرے دل و دماغ پر ایسا گہرا اثر کیا کہ میں اپنے بیٹے سے الگ ہو کر اس فقرہ پر غور کرنے لگا اور فوراً رمضان کا روحانی مفہوم اور فلسفہ ذہن میں اُبھرا کہ رمضان کے تمام روحانی لمحات اتنے قیمتی ہیں کہ اگر ایک لمحہ گزر گیا اور اس سے فائدہ نہ اُٹھایا تو وہ لمحہ گزر گیا۔ پھر انسان کو دوبارہ نہ ملے گا۔

اس لئے رمضان میں ایک ایک لمحہ کو یہ سمجھ کر گزاریں کہ

When it's gone it's gone.

اس سے فائدہ اُٹھائیں اور اسے قیمتی متاع سمجھ کر محفوظ کر لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے رمضان کے خطبات میں ایک واقعہ کثرت سے سنایا کرتے تھے کہ:۔

ایک بادشاہ نے ایک دفعہ دربار لگوایا اور درباریوں سے کہا کہ تمہارے پاس پانچ گھنٹے ہیں ان پانچ گھنٹوں میں آپ کو محل میں سے جو چیز پسند آئے لے جائیں۔ ایک درباری محل میں داخل ہو کر بیش بہا قیمتی چیزوں کو دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ اور بادشاہ کے بیڈ روم کے مخملی نرم و نازک چادروں (bed sheets) کو دیکھ کر اس نے سوچا کہ پانچ گھنٹے بہت زیادہ ہیں میں پہلے اس نرم و نازک چادروں پر کچھ عرصہ سو لوں۔ باقی وقت میں قیمتی اشیاء لے کر نکل جاؤں گا۔ وہ بیڈ شیٹ اتنی نرم تھیں کہ اُسے بہت گہری نیند آ گئی اور پانچ گھنٹے مکمل ہونے پر محل کے پہرے دار آ پہنچے اور اسے بیدار کروا کر محل سے یہ کہتے ہوئے باہر نکال دیا کہ جو پانچ گھنٹے آپ کو دیئے گئے تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں۔ رمضان بھی چند روزہ ہوتا ہے۔ اس سے بھرپور مستفیض ہونا ضروری ہے۔ آنحضور ﷺ نے بھی فرمایا ہے۔ اِذَا سَلِمَ الرَّمَضَانُ سَلِمَتَ السَّنَۃُ کہ اگر رمضان بخیریت گزر گیا تو سمجھو کہ سارا سال بخیریت گزرا۔

رمضان تو گزر گیا اس پر مزید گفتگو تو موقع محل کے مطابق ہو گی۔ یہاں میں When it's gone,it's gone کو اپنی پوری زندگی پر لاگو کرنے کی درخواست کرنا چاہ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جو زندگی ایک انسان کو دی وہ ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ جو محدود سالوں پر محیط ہے۔ اس کے لمحہ لمحہ کو اسلامی تعلیم کا پہناوا پہنانا اولین ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے دو راستے بتا دیئے ایک نیکی اور ایک بدی و بُرائی کا۔ اور دونوں کے حُسن و قبح بھی بتا کر انسان کو مطلع کر دیا کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے۔ اگر نیکی کا راستہ اختیار کرے گا تو جنت ملے گی اور اگر بدی کا راستہ اپنایا تو جہنم کی راہ دیکھے گا۔

لہٰذا ہر مسلمان کو اپنی اس محدود زندگی میں ہر لمحہ قیمتی جانتے ہوئے نیکی کے کام کرنے ہیں۔ انسان اپنی اولاد کی نشو و نما کے لئے اس دنیا میں بینک بیلنس تیار کرتا ہے۔ تا اس کی موت کے بعد وہ اولاد کے کام آ سکے۔ روحانی دنیا میں بھی ایک مومن کو آئندہ زندگی کے لئے، عاقبت سنوارنے کے لئے اِسی دنیا میں نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنا ہے۔ اپنی زندگی کو مشکل میں ڈال کر نیکیاں جمع کرنی ہیں۔ جب کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اَلدُّنۡیَا سِجۡنٌ لِلۡمُؤۡمِنِ وَ جَنَّۃٌ لِلۡکَافِرِ کہ مومن کو اپنی یہ دنیا قید خانہ تصور کرتے ہوئے بدیوں سے دُور رہنا ہے اور نیکوں کے سرمایہ کو اپنی اس زندگی میں سمیٹنا ہے۔ ویسے ہی جیسے بادشاہ نے اپنے محل سے قیمتی اشیاء لے جانے کے لئے درباریوں کو پانچ گھنٹے دیئے تھے۔ ویسے ہی اس محدود زندگی میں نیکیوں کی متاع اکٹھی کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’دنیا ایک ریل گاڑی ہے اور ہم سب کو عمر کے ٹکٹ دیئے گئے ہیں۔ جہاں جہاں کسی کا اسٹیشن آتا جاتا ہے اس کو اُتار دیا جاتا ہے یعنی وہ مر جاتا ہے۔ پھر انسان کس زندگی پر خیالی پلاؤ پکاتا اور لمبی امیدیں باندھتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم ص 21)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ

قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اِس دنیا سے شروع ہو جاتی ہے جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 67)

بعض لوگ اپنی زندگی دنیا کے جھمیلوں میں گزار دیتے ہیں اور آخری وقت کا انتظار کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ ابھی کافی زندگی پڑی ہے۔ نیکیاں کما لیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’زندگی تو برف کے ٹکڑے کی مثال رکھتی ہے۔ ہزاروں پردوں میں رکھو پگھلتی جاوے گی۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم ص 223)

پھر فرماتے ہیں۔

’’نجات اور مکتی یہی ہے کہ لذت ہو دکھ نہ ہو۔ دُکھ والی زندگی تو نہ اس جہان کی اچھی ہوتی ہے اور نہ اُس جہان کی۔ جو لوگ محنت کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں وہ گویا اپنی کھال آپ اُتارتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ زندگی تو بہرحال ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ برف کے ٹکڑہ کی طرح ہے خواہ اس کو کیسے ہی صندوقوں اور کپڑوں میں لپیٹ کر رکھو لیکن وہ پگھلتی ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر خواہ زندگی کے قائم رکھنے کی کچھ تدبیریں کی جاویں لیکن یہ سچی بات ہے کہ وہ ختم ہوتی جاتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم ص 217-216)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں کو خدا کے فضلوں، رحمتوں سے آراستہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِلَیۡکَ أَشۡکُوۡ ضَعۡفَ قُوَّتِی، وَقِلَّۃَ حِیۡلَتِیۡ، وَھَوَانِیۡ عَلَی النَّاسِ، أَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ، أَنۡتَ أَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ، إِلٰی مَنۡ تَکِلُنِیۡ، إِلٰی عَدُوٍّ یَتَجَھَّمُنِیۡ أَوۡ إِلٰی قَرِیۡبٍ مَلَّکۡتَہٗ أَمۡرِیۡ، إِنۡ لَمۡ تَکُنۡ غَضۡبَانَ عَلَیَّ فَلَا أُبَالِی، غَیۡرَ أَنَّ عَافِیَتَکَ أَوۡسَعُ لِیۡ، أَعُوۡذُ بِنُوۡرِ وَجۡھِکَ الَّذِیۡ أَشۡرَقَتۡ لَہُ الظُّلُمَاتُ، وَصَلَحَ عَلَیۡہِ أَمۡرُ الدُّنۡیَا وَالۡآخِرَۃِ، أَنۡ تُنۡزِلَ بِیۡ غَضَبَکَ أَوۡ تُحِلَّ عَلَیَّ سَخَطَکَ، لَکَ الۡعُتۡبٰی حَتّٰی تَرۡضٰی، وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِکَ

(کتاب الدعاء للطبرانی جلد 2 صفحہ 1280)

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنے ضعف و ناتوانی اور کوتاہی تدبیر کی شکایت تجھ سے ہی کرتا ہوں۔ اور لوگوں میں رسوا ہونے کی شکایت بھی۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے! تو مجھے کس کے سپرد کر دے گا؟ کیا ایسے دشمن کے (حوالے کرے گا) جو مجھے تباہ کر دے۔ یا ایسے قریبی کے (سپرد) جسے تو میرے معاملہ میں کلی اختیار دے دے؟ (خیر) اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے بھی کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہاں مگر تیری وسیع تر عافیت کا میں ضرور طلب گار ہوں۔ میں تیرے عزت والے چہرے کے نور کی پناہ مانگتا ہوں کہ جس سے زمین و آسمان روشن ہیں۔ اور جس نے اندھیروں کو منور کر دیا ہے۔ اور جس سے دنیا و آخرت کے معاملات درست ہوتے ہیں۔ (اس بات سے پناہ کہ) تیرا غضب مجھ پر نازل ہو۔ یا میں تیری ناراضگی کا مورد ٹھہروں مولیٰ تیری مرضی ہے تو جو چاہے کر کہ سب قوت و طاقت تجھے ہی حاصل ہے۔

یہ مقدس الانبیاء خیر البشر، سید و مولیٰ سب سے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی سفر طائف میں خدا تعالیٰ کے حضور درد و تضرع سے بھری عاجزانہ دعا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالبؓ کی وفات کے بعد رسولِ کریم ﷺ اہلِ طائف کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے جسے انہوں نے قبول نہ کیا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کے سائے تلے دو رکعت نماز ادا کی اور مندرجہ بالا دعا کی۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 27)

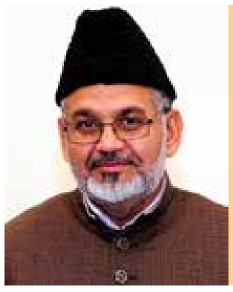

''پاکستان ٹوڈے'' اپنی اشاعت 19 مئی 2006ء صفحہ 17 پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کرتا ہے یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 12 مئی 2006ء کو ناگویا جاپان میں ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ جمعہ کا عنوان یہ ہے: ''اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے سب سے پہلا کام اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا، اس کی طرف توجہ کرنا ہے اور یہ تعلق جوڑنے کے لئے سب سے اہم بات اپنی عبادتوں کی طرف توجہ اور اپنی نمازوں کی حفاظت ہے۔ پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ یہاں اسلام اور احمدیت کے نمائندہ ہیں۔''

اخبار نے جو عنوان لگایا ہے وہ یہ ہے:

(حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے مسلمانوں کو کہا ہے کہ وہ اپنی تمام توجہ عبادات/ نماز کی ادائیگی کی طرف کریں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی لیڈر (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے جاپان کے شہر ناگویا سے خطبہ جمعہ دیا جو اس ملک کے احمدیہ مسلم جماعت کے جلسہ سالانہ کا موقع تھا۔

اس موقع پر (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے بانی جماعت احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) کی خواہش کے مطابق کہا کہ اس ملک میں مذہب کے متلاشی لوگوں کے لئے لٹریچر اور کتب تیار کرنا ہوں گی اور ان تک پہنچانا ہوں گی۔ 1935ء میں اس وقت کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے یہاں جاپان میں مبلغ بھجوائے۔ انہوں نے اپنے وسائل کے لحاظ سے خوب کام کیا۔ پھر جنگ کی وجہ سے حالات بدلے اور جنگ عظیم دوم کی وجہ سے کچھ مشکلات اور روکیں بھی پیدا ہوئیں۔ جنگ کی وجہ سے اس ملک کو بہت نقصان پہنچا۔ لیکن اس باہمت قوم نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اقتصادی لحاظ سے انہوں نے پھر بہت ترقی بھی کی۔ دوسری قوموں کی طرح یہاں بھی مادیت کی طرف کافی رجحان بڑھ گیا لیکن اس کے باوجود ان میں مذہب کا احترام بھی پایا جاتا ہے اور پھر اسلام کے بارے میں دلچسپی بھی پائی جاتی ہے۔ (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) ان ے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ جو احمدی میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے جنہیں یہاں آکر اس ملک میں کام یا کاروبار کرنے کا موقع ملا۔ چند ایک نے یہاں جاپانی خواتین سے شادیاں بھی کیں۔ بعض نے پاکستانی عورتوں سے بھی شادیاں کیں اکثر جاپانی مرد اور عورتیں جو احمدی ہوئے ہیں وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی ماشاء اللہ جماعت سے تعلق اور وفا رکھتے ہیں اور اپنے عہد بیعت پر پختگی سے قائم ہیں۔ پھر جب ان کی اولادیں ان شاء اللہ پھیلیں گی تو پھر مزید جڑیں مضبوط ہوں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی کو چاہئے کہ صرف اس بات پر ہی نہ انحصار کریں کہ مبلغین یہ کام کریں گے بلکہ خود اپنے آپ کو اس کام میں ڈالیں۔ فرمایا: آپ لوگ پاکستان سے آنے والے احمدی ہیں جن کے خاندانوں میں احمدیت ایک عرصہ سے آئی ہوئی ہے اور بعض صحابہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ یہاں اسلام اور احمدیت کے نمائندے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس قوم کے ہر فرد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے۔ ان لوگوں میں سعید روحیں ہیں جو اس پیغام کو قبول کریں گی۔

حضور نے فرمایا: اپنے آپ کو تبلیغ کے کام میں ڈالنے سے پہلے خود اپنے جائزے بھی لیں کہ کس حد تک خود اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کریں۔ اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ آپ لوگوں کے عملی نمونے ہی ان لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف کھینچیں گے اور یہ سارا کام نمازوں اور عبادت کے ذریعہ ہی ہوگا۔ اس لئے سب سے پہلا کام آپ لوگوں کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور توجہ کے ساتھ اس کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑیں۔ پس اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور اس کے مقابلہ میں ہر چیز کو ہیچ سمجھیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ سب کچھ تبھی ہوسکتا ہے کہ جب آپ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں گے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ: پس یہ حکم بہت اہمیت کا حامل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں اور اس کی تعلیم ہمیں آنحضرت ﷺ کی سنت میں ملتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو دین و دنیا کی حسنات لانے کا باعث بنیں گی۔

پس یاد رکھیں کہ اب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام چیزوں کا مہیا کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا وہ مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں جس طرح دوسری مخلوق کو رزق دیتا ہوں تمہیں بھی اسی طرح رزق مہیا کرتا ہوں۔ پس ایک احمدی کا یہ کام ہے کہ وہ مستقل مزاجی سے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کرتا رہے اس کے آگے جھکا رہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو اور اس کے لئے نماز قائم کرو۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا کام ہے اور یہ ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہے۔ (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے کہا۔

آپ نے احادیث نبویہ ﷺ اور بانی جماعت احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) کی تحریرات سے اس بات کی طرف مزید توجہ دلائی کہ نماز اور عبادت کا قیام بہت ضروری ہے اس سے تم شیطانی خیالات اور دنیاداری سے بچے رہو گے جو تمہیں ذکرِ الٰہی سے دور رکھتی ہے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث پڑھی کہ نماز چھوڑنا کفر کے نزدیک کر دیتا ہے۔ اور نماز چھوڑنے سے نہ انسان صرف کفر کے نزدیک ہو جاتا ہے بلکہ یہ ایک قسم کا شرک بھی بن جاتا ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کے لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا کہ اس کے لئے اپنے بچوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنی ہوگی اور انہیں نماز باجماعت کا عادی بنانا ہوگا اور یہ سب کچھ آپ تب کر سکتے ہیں جب خود اپنا عملی نمونہ دکھاؤ گے اور خدا تعالیٰ سے اگر تمہارا پختہ تعلق نہیں ہے تو پھر یہ بھی مشکل ہو جائے گا۔

نماز اور عبادت کی اہمیت کے بعد آپ نے مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود بانی جماعت (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) قادیانیؑ کا زمانہ ہے، میں مالی قربانی کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ اصلاح نفس اور تزکیہ ہوتا ہے۔

آپ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک شخص نے آپؐ سے سوال کیا کہ مجھے کوئی ایسی نیکی بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں اور آگ سے دور رہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ۔ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو، صلہ رحمی کرو یعنی اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔

آپ نے فرمایا کہ اوپر جو حدیث بیان کی گئی ہے اس میں نماز، عبادت اور مالی قربانی کی طرف توجہ دینے کے علاوہ ایک اور بات کی طرف بھی آپ نے توجہ دلائی ہے اور وہ یہ کہ صلہ رحمی کرو یعنی اپنے قریبیوں سے، رحمی رشتہ داروں سے نیک اور اچھا سلوک کرو۔ ان رحمی رشتہ داروں میں میاں بیوی کے ایک دوسرے کے رحمی رشتہ دار بھی شامل ہیں۔ ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ خاص طور پر جن لوگوں نے یہاں شادیاں کی ہوئی ہیں وہ اس بات کو خاص اہمیت دیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے، اپنے عملی نمونے قائم کرنے سے تبلیغ کے میدان بھی وسیع ہوں گے اور آپ کا آپس میں پیار و محبت بھی بڑھے گا اور صحیح طور پر نئی نسلوں کی تربیت بھی ہوگی۔ حضور نے آخر میں دعا کی کہ خدا کرے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعودؑ کی اس خواہش اور دعا سے حصہ پانے والا ہو اور اگر کوئی کمزوری ہے تو دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے دور کرنے کی توفیق دے اور ان جلسہ کے دنوں میں خدا سے خاص مدد مانگیں۔

''انڈیا ویسٹ'' کی اشاعت 5 مئی 2006ء صفحہ C40 پر ہماری ¼ صفحہ کی ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے ''احمدی نوجوان اجتماع میں شریک ہوئے ہیں'' تصویر میں خاکسار ایک طفل کو انعام دے رہا ہے اور اس تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا ہے کہ ایک طفل امام شمشاد ناصر سے اجتماع میں شمولیت پر اپنا انعام

حاصل کرتے ہوئے۔ اخبار لکھتا ہے کہ حال ہی میں احمدی نوجوانوں نے اپنا سالانہ اجتماع لاس اینجلس میں منعقد کیا۔ نوجوانوں نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا۔علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن، تقاریر رہیں جبکہ ایک سیشن سوال و جواب کا بھی تھا۔ امام شمشاد ناصر نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ سوسائٹی میں پیار محبت، نرمی اور برداشت جیسے اخلاق کو اپناتے ہوئے ہر ایک کے ساتھ بلاامتیاز مذہب و قومیت کے رہیں۔سوال و جواب کے سیشن میں جہاد، نماز اور تلاوت جیسے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ ورزشی مقابلہ جات میں والی بال اور نظموں کا مقابلہ بھی ہوا۔

چینو ہل چیمپئن نے 27 مئی 2006ء صفحہ B-5 پر مختصراً ایک خبر دی ہے جس کا عنوان تھا:

’’مسلم لیڈر نے سمپوزیم میں حصہ لیا‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ احمدی مسلم ساؤتھ کیلیفورنیا کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے UC اروائن۔ (یونیورسٹی آف کیلیفورنیا جو اروائن میں واقع ہے) میں گزشتہ ہفتے ایک سیمینار میں شرکت کی۔ اس سیمینار کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ ’’کیا مذہب اور امن اکٹھے چل سکتے ہیں؟‘‘

نوٹ: عوام کا خیال ہے کہ یہ سارا شورشرابا، دہشت گردی، لوٹ کھسوٹ، مار دھاڑ، جنگ وغیرہ مذہب کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے اکثر لوگ مذہب سے بیزاری کا یہاں اظہار کر رہے تھے کیونکہ ہم جہاں بھی تبلیغ کے لئے گئے ہیں خصوصاً پڑھے لکھے طبقے میں، مثلاً سکول، کالج، یونیورسٹی میں، لوگ یہی سوال کرتے ہیں کہ اگر اسلام امن سکھاتا ہے تو پھر جہاں جہاں اسلامی حکومتیں ہیں اور وہ خود مسلمان ہیں تو پھر وہاں کیوں امن قائم نہیں ہے؟ جب وہ خود اسلام پرعمل کر کے امن حاصل نہیں کر سکتے تو ہمیں کیا تبلیغ کی جاتی ہے؟ اس سلسلے میں ہمیشہ افغانستان، پاکستان، ایران، سعودی عرب، شام، عراق، لیبیا کی مثالیں دی جاتی رہی ہیں۔ کیونکہ یہ سب اسلامی ملک ہیں۔ یہاں پر اسلامی حکومتیں ہیں اور سب مسلمان ہیں۔ یہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اس وجہ سے لوگ ایسے سوال کرتے ہیں۔ اوراس سیمینار کی بھی یہی وجہ تھی ۔ چنانچہ اخبار نے لکھا کہ دنیا کے معروف مذاہب میں یہودی مذہب کے عالم Rabbi Yonahg نے اور عیسائی پادری چارلس ڈورسی نے عیسائی مذہب سے اپنے نظریات پیش کئے۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا نظریہ پیش کیا۔

نیوز ایشیا نے اپنی اشاعت صفحہ 1B-2B سیکشن B میں ایک تصویر کے ساتھ یہ خبر دی:

احمدی مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن نے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں سمپوزیم کیا۔

تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے اور سامعین (طلباء) اور دیگر یونیورسٹی کے منتظمین سن رہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ طلباء نے یونیورسٹی کے سوشل سائنس پلازہ آڈیٹوریم میں سمپوزیم کیا جس کا عنوان تھا کہ کیا مذہب اور امن دونوں ایک ساتھ چل سکتے ہیں؟ مکرم اعجاز سید صاحب جو کہ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ کے صدر تھے، نے اس بات پر زور دیا کہ تمام مذاہب میں امن کی تعلیم ہے جس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذہب امن کی تعلیم دیتا ہے۔ اس موقعہ پر سمپوزیم کے شروع میں تلاوت قرآن کریم سے آغاز کیا گیا جو مکرم نعمان مبشر صاحب نے کی۔ مکرم نعیم محمد صاحب جو کہ خدام الاحمدیہ میں طلباء کے مہتمم تھے نے سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر 100 سے زائد حاضری تھی۔

مکرم نعیم محمد صاحب نے مزید کہا کہ احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن اپنی ذات میں ایک منفرد تنظیم ہے جسے مجلس خدام الاحمدیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگوں میں مذہب کی امن کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ روشناس کرائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مشن اور وژن ایک ہی ہے اور وہ ہے بھی بہت سادہ اور آسان جو کہ یہ ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

اس کے بعد ربائی یوناہ آف لانگ بیچ نے مذہب یہودیت میں اپنی امن کے بارے میں تعلیمات کو پیش کیا اور بتایا کہ ہاں امن اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں اور آپ سب کے ساتھ مل کر ہم یہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہودی ہونے کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہمیں کم از کم دن میں 3 مرتبہ عبادت اور دعا کرنی چاہئے۔ ان کے بعد منسٹر چارلس ڈورسی نے عیسائیت کی طرف سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم امن حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور امن کا سفر طے کرنے کے لئے آپس میں مل جل کر گفتگو کی بھی ضرورت ہے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کے امام شمشاد ناصر نے کہا کہ اسلام کے تو معانی ہی ’’امن‘‘ کے ہیں اور جب ایک مسلمان دوسرے کو مل کر السلام علیکم کہتا ہے تو وہ اس بات کی گارنٹی دے رہا ہوتا ہے کہ میری طرف سے آپ کو سوائے امن کے اور کوئی پیغام نہیں ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہمیں امن ہی سکھاتا ہے۔ جہاں دوسرے مذاہب امن کی تعلیم دیتے ہیں وہاں اسلام امن کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ عملی پہلو کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور وہ یہ کہ خدا کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بنی نوع کے حقوق بھی ادا کریں۔

امام شمشاد نے تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ ہر شخص کو جہاں یہ حکم ہے کہ امن کو پھیلائے وہاں اسے یہ بھی حکم ہے کہ وہ اپنے نفس سے اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ خود اس تعلیم پرعمل کر رہا ہے۔ امن کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اور پانچ نمازوں میں مسلمان امن کی دعا کرتا ہے۔ اسے دوسروں کے حقوق بھی ادا کرنا چاہئیں۔ امن تب قائم ہوگا جب انسان خود عمل کرے۔ پھر ماں باپ، بہن بھائیوں، بیوی بچوں، ہمسایوں اور کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ امن کے ساتھ رہے اور اس طرح عالمی امن کے قیام میں مدد ہوسکتی ہے۔

تینوں تقاریر کے اختتام پر سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ دعا پر سمپوزیم کا اختتام ہوا جو امام شمشاد ناصر نے کروائی۔

ڈیلی بلٹن نے 25 مئی 2006ء صفحہ A3 پر ہمارے مختصراً خبر دی ہے۔ اور خبر کا عنوان یہ لگایا:

’’مذہبی لیڈر اروائن کی یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں امن کے قیام پر متفق‘‘

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ بیت الحمید مسجد کے امام سید شمشاد احمد ناصر آف چینو نے حال ہی میں ایک سمپوزیم میں شرکت کی جو اروائن کی یونیورسٹی میں ہوا تھا۔ اس کا مرکزی خیال ’’امن اور مذہب اکٹھے ہو سکتے ہیں‘‘ تھا۔ اس سمپوزیم کا انتظام احمدیہ مسلم طلباء نے کیا تھا۔ اس موقعہ پر ربائی یوناہ اور منسٹر چارلس ڈورسی نے تقاریر کیں۔ امام شمشاد ناصر نے کہا کہ ہمیشہ امن اور مذہب اکٹھے چلتے ہیں اس کے لئے چاہئے کہ ہم بھی اکٹھے رہیں اور امید کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اس قسم کے سمپوزیم مزید کرتے رہنا چاہئے تا لوگوں کے اندر بیداری اور احساس ذمہ داری پیدا ہو۔ یہ خبر میسن سٹاک سٹل نے دی۔

دی مسلم ورلڈ ٹوڈے نے اپنی اشاعت 26 مئی 2006ء میں صفحہ 17 پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مئی 2006ء کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور، آسٹریلیا، جاپان، فجی اور نیوزی لینڈ کے تاریخی دورہ کے بعد مسجد بیت الفتوح میں ارشاد فرمایا تھا۔

اخبار نے خطبہ کے شروع میں یہ لکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے فرمایا کہ اگر مسلمان کا عمل چاہے وہ اسلام کے نام پر کرے یا ذاتی حیثیت سے کرے اگر اس کا کوئی بھی فعل معاشرے کے امن کو نقصان پہنچانے والا ہو تو تم لوگ فوراً اسے اسلام کے کھاتے میں ڈال دیتے ہو۔ لیکن وہی حرکت اگر دوسرے مذاہب والے کریں تو اس کو اس کے مذاہب کے نام سے منسوب نہیں کیا جاتا۔ اس وجہ سے اخبار نے اپنی ہیڈنگ میں لکھا کہ ’’تضاد‘‘

اخبار نے مندرجہ بالا ہیڈ لائن دینے کے بعد لکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عالمگیر روحانی پیشوا نے خطبہ جمعہ میں اپنے دورہ آسٹریلیا اور جاپان اور دیگر ممالک کے دورہ جات کے بارہ میں مختصراً خاکہ پیش کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے سفر کی پہلی منزل سنگاپور تھی۔ یہاں پر ایک چھوٹی جماعت مگر مخلص جماعت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انڈونیشیا میں بھی حالات آجکل خراب ہیں اس لئے وہاں جانا مشکل تھا لیکن انڈونیشیا سے کافی تعداد میں احمدی یہاں آگئے ہیں اور اس بات پر ان کی کیفیت بھی جذباتی تھی کہ وہاں دورہ پر میں نہیں جا سکا۔ انڈونیشیا کے احمدی بھی اخلاص و وفا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا کے یہ نمونے حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جماعت ہی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ سب آج مسیح محمدیؐ کی قوت قدسی کا اثر ہے جو اس نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیروی سے پائی ہے کہ ہر ملک میں مختلف قومیتوں اور قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے بعد خلافت سے سچی وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے خطبہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تحریرات سے یہ اقتباس پڑھا:

’’تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا؟

اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے یہ صحابہ سے مشابہت رکھتی ہے۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنی محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ کے لئے خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے ان میں سے ایسے لوگ پاؤ گے جو دلوں کے نرم سچی تقویٰ پر قدم مارتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ کی سیرت تھی وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخری زمانے میں ان میں پائی جانی ضروری تھیں۔

انڈونیشا کے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان کے سینوں کو اللہ تعالیٰ ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور ہر جگہ یہی نظارے دیکھنے میں آئے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض دوسرے ممالک سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ فلپائن، کمبوڈیا، پاپوانیوگنی، تھائی لینڈ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب اخلاص و وفا کے نمونے دکھانے والے تھے۔بعض چند سال پہلے احمدی ہوئے تھے لیکن خلافت سے تعلق اور وفا کا جو اظہار تھا وہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی ان کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی سچائی ثابت ہوتی ہے کہ وہ خدا کا گروہ ہیں جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آسٹریلیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں پر دو ہفتے کا پروگرام تھا لیکن محسوس ہوتا تھا کہ دو ہفتے بھی کم ہیں۔ کیونکہ یہ ایک بڑا ملک ہے اور کئی جگہ کا وزٹ بھی نہیں ہو سکا۔سڈنی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب تھا جس کا عنوان تھا:

’’اسلام امن کا مذہب‘‘

اسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

کینبرا میں جو استقبالیہ تھا اس میں بہت سے سیاسی عمائدین اور حکومت کے وزراء اور پڑھے لکھے تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ یہاں پر بھی اسلام میں امن کے بارے میں تعلیمات کو بیان کیا گیا۔

اس موقع پر حضور نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر کوئی مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو آپ اسے مذہب اسلام کی طرف منسوب کر دیتے ہو حالانکہ اگر وہی کام دوسرے لوگ کریں تو آپ ان کے مذہب کی طرف اسے منسوب نہیں کرتے۔ یہ آپ لوگوں کا تضاد ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ ایک اسلامی ملک کے سفیر نے آسٹریلیا کے امیر کو بتایا کہ یہ بڑی سچی بات تھی جو حضور نے کی ہے۔ لیکن ایسے بڑے مجمع میں جہاں بڑے بڑے ملکوں کے نمائندے ہوں تم لوگ ہی یہ کہہ سکتے ہو۔ ہم میں تو اتنی جرأت نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ بھی آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو مان لیں تو ان کے اندر بھی ایسی جرأت پیدا ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ اس لیکچر کے دوران پادری بھی آئے ہوئے تھے۔وہ وہاں کے بڑے چرچوں کے نمائندے تھے۔ انہوں نے بھی مجھے بعد میں کہا کہ بات تو تم نے ٹھیک کی ہے کہ مسلمانوں کی ہر غلط حرکت اسلام کے کھاتے میں ڈال دی جاتی ہے اور باقی مذہب والوں سے ایسا سلوک نہیں ہوتا۔ ان کے دلوں پر کیا بیتی ہے یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن کافی دیر تک اچھے دوستانہ ماحول میں باتیں ہوتی رہیں۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے تاوے یونی جگہ کا وزٹ بھی کیا جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔

فجی میں صووا جو ان کا دارالحکومت ہے، اس میں بھی ایک پڑھے لکھے طبقہ میں جس میں سرکاری افسران بھی تھے اور بعض ملکوں کے سفراء بھی استقبالیہ پر بلایا ہوا تھا بلکہ اس ملک کے نائب صدر جو ان دنوں قائمقام صدر تھے، وہ بھی اس میں آئے۔ یہاں پر بھائی چارے کے متعلق اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کی گئی۔

اخبار نے لکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جب کہ فجی ہی میں تھے آپ نے سونامی کے بارے میں وارننگ سنی اور اس وقت صبح کی نماز کا وقت تھا۔ اس دن نیوزی لینڈ بھی جانا تھا۔خبروں میں جو بی بی سی کے ذریعہ سے میں تفصیل سن رہا تھا اس سے پتہ لگتا تھا کہ ٹونگا، جس کے قریب یہ زلزلہ آیا تھا، وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ اس سے بہت فکر پیدا ہوئی کیونکہ یہ بالکل پلین جگہ ہے اور پہاڑی جگہ بالکل نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ نماز پڑھ کر جب واپس آئے تو خبر تھی کہ سب محفوظ ہے اور خطرہ ٹل گیا ہے۔ (الحمد للہ)

اخبار نے لکھا کہ آپ خدا تعالیٰ کے شکر گزار تھے کہ یہ خطرہ ٹل گیا کیونکہ اس سے بہت زیادہ تباہی آنی تھی۔ اللہ کرے کہ دنیا امام وقت کو پہچان لے اور ان آفات سے محفوظ ہو جائے۔ ورنہ یہ طوفان اور تباہیاں جو یہاں آرہی ہیں یہ صرف ابھی وارننگ کے طور پر ہیں۔ اگر آج بھی خدا کو نہ پہچانا تو یہ تباہیاں دوبارہ آسکتی ہیں کیونکہ بانئ جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ نہ جزائر محفوظ رہیں گے، نہ یورپ محفوظ رہے گا۔ نہ امریکہ محفوظ رہے گا، نہ ایشیا محفوظ رہے گا۔ خدا ان لوگوں کو عقل دے اور سمجھ دے اور وہ اپنے خدا کو پہچاننے والے ہوں۔

فجی کے بعد نیوزی لینڈ کا دورہ تھا۔ یہاں پر بھی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور اکثریت فجین احمدیوں کی ہے۔ یہاں ابھی کوئی مبلغ نہیں ہے مگر انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا ہے۔ یہاں پر ½2 ایکڑ زمین خریدی ہوئی ہے جس پر دو ہال ہیں۔ دفتر لائبریری ہے اور یہاں پر نمازیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ یہاں پر بھی استقبالیہ ہوا تھا جس میں حکومتی سطح کے نمائندے شامل ہوئے۔ ایک حکومتی نمائندہ نے کہا ہے کہ وہ یہاں پر مسجد بنوانے میں تعاون کرے گا۔ خدا کرے کہ ان وزیر کو اپنا وعدہ یاد رہے۔ یہاں پر مشنری آجائے تو پھر کام بہتر رنگ میں ہو سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ نیوزی لینڈ میں ڈاکٹر کلیمنٹ ریگ کے پوتے اور پوتی سے بھی ملنے کا موقع ملا۔ یہ ڈاکٹر 1908ء میں ہندوستان آئے تھے۔ یہ وہاں اسٹرانومی پر لیکچر دیتے تھے۔ پھر یہ حضرت مسیح موعودؑ سے ملے اور اللہ تعالیٰ، روح اور کائنات سے متعلق انہوں نے آپؑ سے سوالات کئے۔

اس گفتگو کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حضورؑ کو عرض کیا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کا ان پر بہت اثر تھا اور وہ پھر مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کی پوتی نے بتایا کہ ہندوستان سے واپس آکر انہوں نے دوسری شادی کی کیونکہ پہلی بیوی نے علیحدگی لے لی تھی۔ اور ہم ان کی دوسری بیوی کی نسل سے ہیں۔ حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ کس طرح مسلمان ہوئے کب بیعت کی؟ انہوں نے بتایا کہ ان کے بہت سارے کاغذات تھے لیکن وہ سب جل گئے ہیں سارا ریکارڈ ضائع ہو گیا تھا اور خط و کتابت محفوظ نہیں ہے۔ بہرحال انہیں بھی لٹریچر دیا گیا اور جماعت کو بھی ان سے رابطہ رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ اخبار نے لکھا کہ آپ کے سفر کا آخری ملک جاپان تھا یہاں پر لوکل جماعت کی تربیت اور روحانیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نے لوکل جاپانی احمدیوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تبدیلی محسوس کی اللہ کرے یہ لوگ بھی اپنی قوم میں حقیقی اسلام پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش پوری ہو کہ ان لوگوں کا رجحان مذہب کی طرف ہے۔

جاپان میں بھی ایک استقبالیہ ہوا جس میں ممبرز آف پارلیمنٹ شامل ہوتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم اسلام کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتے جس کی وجہ سے بعض اوقات مغرب کے لوگوں کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ اللہ کرے وہاں کی جماعت اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کرنے والی بنے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 25 مئی 2006ء کے صفحہ 21 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ عربی میں حضور کی تصویروں کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر پیش کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ¼ صفحہ پر ہماری طرف سے مسجد بیت الحمید کی تصویر اور دیگر معلومات پر مبنی اشتہار بھی شائع کیا۔ حضور انور کے خطبۂ جمعہ کا عنوان تھا: ’’انسان کی پیدائش کا مقصد‘‘

آپ نے یہ خطبہ 7 اپریل 2006ء کو مسجد طٰہٰ سنگاپور میں ارشاد فرمایا تھا۔

حضور نے فرمایا اور اخبار نے لکھا:

آج کل دنیا میں ہم قسم ہا قسم کی ایجادیں دیکھ رہے ہیں۔ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو بھول چکا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے تو پیدا نہیں کیا تھا کہ وہ صرف دنیا کی خوبصورتیوں اور آرام اور ایجادات کے پیچھے پڑا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد تو یہ بیان فرمایا تھا وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات 57) اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:

میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر انسان کو براہ راست تو اللہ تعالیٰ حکم نہیں دیتا بلکہ اپنی سنت کے مطابق انبیاء بھیجتا ہے جو مختلف قوموں میں آتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تعلیم دیتے رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ انسان اپنی استعدادوں کے لحاظ سے اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ روحانیت کے اعلیٰ معیار حاصل کر سکے تو آنحضرت ﷺ کو آخری شریعت کے ساتھ بھیجا۔ اور دین مکمل کرنے اور اپنی نعمتوں کو انتہاء تک پہنچنے کا اعلان فرمایا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ کچھ عرصہ بعد امت مسلمہ پر اندھیرا زمانہ آئے گا پھر آنحضرت ﷺ کے ایک عاشق صادق کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھیجے گا جو مسیح و مہدی ہوگا جو ایسا نبی ہوگا جو آپ کی پیروی میں آنے والا نبی ہوگا اور پھر وہ امت مسلمہ میں روحانیت کے نور کی کرنیں بکھیرے گا اور تمام مذاہب اور اقوام کو ایک ہاتھ پر جمع کر دے گا۔ اور وہ اس زمانے میں جب مادیت کا دور دورہ ہوگا بندے کو خدا سے ملانے کی طرف توجہ دلائے گا اور آنحضرت ﷺ نے بھی مسلمانوں کو ایک حدیث شریف میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جب وہ (امام مہدی۔ مسیح موعود) آئے تو چاہے برف پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے۔ اسے جا کر میرا سلام کہنا کیونکہ وہی اللہ کا پہلوان ہے جو دنیا کو خدا سے ملائے گا۔ آپ نے فرمایا پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور خدا کے پہلوان کو پہچانا۔ اور اس کی جماعت میں شامل ہوئے لیکن ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا تبھی فائدہ دے گا جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اپنے مہربان رحمان اور رحیم خدا کے آگے جھکیں گے آجکل اس مادی دنیا میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں خدا سے دور لے جا رہی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ آج کل دنیا میں، معاشرے میں ہر جگہ اور ہر ملک میں بے حیائی زیادہ پھیل رہی ہے۔ عورت مرد کو حدود کا احساس بالکل مٹ گیا ہے۔ مکس پارٹیاں ہو رہی ہیں۔ مغرب کی نقل میں بدن بھی پورا ڈھکا نہیں ہوتا یہ ساری اس زمانے کی بیہودگیاں ہیں جو معاشرے میں راہ پا رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی حیاء کی کمی پھر آہستہ آہستہ انسان کے دل سے مسلمان ہونے کے احساس کو ختم کر دیتی ہے اور جب انسان خدا تعالیٰ کے چھوٹے سے حکم کو ٹالتا ہے تو پھر دوسرے احکامات کو بھی تخفیف کی نظر سے دیکھتا ہے آپ نے اس کی مثال میں فرمایا کہ اب آہستہ آہستہ حجاب ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بھی دوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس لئے اس زمانے میں آپ نے فرمایا: ''خاص طور پر نوجوان نسل کو بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر وقت دل میں یہ احساس رکھنا چاہئے کہ ہم اس شخص کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بندے کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بن کر آیا تھا۔ پس اگر اسے منسوب ہونا ہے تو پھر اس کی تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا اور وہ تعلیم ہے کہ قرآن کریم کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کی بھی تعمیل کرنی ہے۔''

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی اپنے خطبہ میں یہ تحریر بھی پیش فرمائی اور اخبار نے لکھا:

''یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے اور اس وقت تک یہ بیعت، بیعت نہیں نری رسم ہے اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے۔ اور اس کے نواہی سے بچتے رہو اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے باتیں نہیں بناتا پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔''

حضور انور نے مزید فرمایا کہ: پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سچا مسلمان بننے کی کوشش کرے۔

نوٹ: خاکسار نے شروع میں لکھا تھا کہ اخبار کی اس اشاعت اور اس صفحہ پر ہمارا ایک اشتہار بھی عربی زبان میں مسجد بیت الحمید کی تصویر اور پتہ اور فون نمبرز کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس اشتہار کا عنوان یہ ہے کہ اسلام اور عصر حاضر کے بارہ میں مسائل کا حل اور مکمل معلومات۔

مسجد میں روزانہ پانچ نمازیں، جمعہ، بچوں کی سنڈے کلاس، درس القرآن بعد نماز مغرب ہم تمام مسلمانوں کو مسجد میں خوش آمدید کرتے ہیں۔ اسی طرح تمام مذاہب کے لیڈرز اور ماننے والوں کو بھی مسجد بیت الحمید وزٹ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

بعض کتب بھی دستیاب ہیں مثلاً تفسیر کبیر، سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ، سورۃ یوسف، سورۃ ہود، عربی زبان میں دستیاب ہیں۔ مذہب کے نام پر خون، بڑی عظیم الشان خبر، مسلمانوں کے کارنامے، درثمین، القول الصریح فی ظہور المہدی، اسراء اور معراج کی حقیقت، خلیج کی جنگ پر خطبات، جہاد کے بارے میں اور مسیح موعودؑ کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں کے عقائد، امام مہدی کا اسلام میں تصور کے صحیح معانی۔ ان سب امور کے بارے میں مسجد بیت الحمید میں تشریف لائیں اور ہماری ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ کو وزٹ کریں۔ نیز ہمیں ہمارے فونز پر بھی کال کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹول فری فون نمبر I-800-Why-Islam بھی دیا گیا ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

کہ آپ آتے ہیں اور جیسے جلدی میں ہیں، چنانچہ آپ ہماری طرف دیکھتے ہوئے مشرق کی جانب چلے جاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں بیعت کے بعد میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ عالم برزخ میں ہوں وہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھتا ہوں کہ اتنے میں ایک شخص کہتا ہے کہ اب ٹیلی فون مرزا کے پاس ہے، یعنی جس نے بھی اُس ٹیلی فون پر بات کرنی ہے وہ مرزا صاحب کے ذریعے سے کرسکتا ہے۔

بینن کے پوبے (Pobe) شہر کے ایک احمدی چندوں کی ادائیگی میں سست تھے باوجود اس کے کہ مالی کشائش تھی۔ وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی تھی، نصیحت کی جاتی تھی لیکن اُن پر اثر نہیں ہوتا تھا۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ آخری ہتھیار دعا ہی کا تھا۔ تو وہ ایسا کارگر ہوا کہ کچھ عرصہ قبل وہی صاحب آئے اور کہنے لگے کہ خواب میں اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں اُن کے پاس گیا ہوں اور اُن سے کہہ رہا ہوں کہ اپنے چندوں کے حسابات کلیئر کرو تم سمجھتے ہو کہ یہ بہت زیادہ ہیں مگر یہ زیادہ نہیں ہیں۔ کہتے ہیں انہوں نے خواب بیان کرنے کے بعد اپنے تمام حسابات آکے صاف کر دیئے۔

پھر الجزائر کے ایک شریفی عبدالمومن صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ چھ ماہ قبل جماعت سے تعارف حاصل ہوا۔ میری تسلی ہوگئی۔ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصدیق کر دی لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے دو خوابیں دکھائیں۔ پہلی میں انہوں نے مجھے دیکھا اور کہتے ہیں اس پہ بڑی خاص کیفیت طاری ہوئی۔ میں بیان نہیں کرسکتا۔ پھر دوسری خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں اور اللہ کا واسطہ دے کر مجھے کہہ رہے ہیں کہ کیا کرنا چاہئے؟ جس پر میں نے اُن کو دو بیعت فارم پکڑائے۔ چنانچہ بیدار ہونے کے بعد انہوں نے انٹر نیٹ کھولا تو کہتے ہیں وہی دو بیعت فارم مجھے مل گئے جو میں نے خواب میں دیکھے تھے، چنانچہ میں نے فوراً بیعت کر لی۔ اور اُس وقت سے میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین اور ان تمام سعید روحوں کو جو ہر سال صداقت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوتی ہیں، جن کو ہر سال اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے، ہمیشہ استقامت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ایمان اور یقین میں ان کو ترقی عطا فرمائے اور ہم میں سے بھی ہر ایک کے ایمان اور ایقان کو بڑھائے اور ہمیں زمانے کے امام کی حقیقی پیروی کرنے والا بنائے۔ اور ہم بھی اُن برکات سے حصہ لینے والے ہوں، اُن انعامات سے حصہ لینے والے ہوں جس کا فیضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے۔

(خطبہ جمعہ 3 جون 2011ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

(رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن (برکینا فاسو)

بُستان مہدی کے لئے پانی کا حصول
اور جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے طلبہ کا عظیم وقار عمل

جامعۃ المبشرین برکینا فاسو فرنچ ممالک کے طلبہ کے لئے قائم کیا گیا تعلیمی و تربیتی ادارہ ہے جس کا قیام 2017میں ہوا۔ یہ جامعہ برکینا فاسو کے دارالحکومت اُواگادوگو میں واقع ہے۔ یوں تو طلبہ کی تربیت کے لئے ہفتہ وار وقار عمل جامعہ کے پروگرام کا مستقل حصہ ہے۔ تاہم بعض مواقع پر غیر معمولی کام اور بڑے وقار عمل بھی طلبہ جامعہ نے کر دکھائے ہیں۔ ایسے ہی ایک وقار عمل کی رپورٹ قارئین الفضل کے لئے پیش ہے۔

بستان مہدی جو کہ جماعت احمدیہ کی ملکیتی ایک وسیع وعریض زمین ہے، میں مستقل پانی کا مسئلہ رہتا تھا۔ پانی کے حصول کے لئے گزشتہ چند سالوں سے کئی بور ہول کئے جا چکے ہیں لیکن پانی کی مطلوبہ مقدار میسر نہ آنے کی وجہ سے ہمیشہ پانی کی قلت کا سامنا رہا۔ برکینا فاسو جیسے گرم ملک میں جہاں درجہ حرارت پنتالیس ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی اوپر چلا جاتا ہے پانی کی کمی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

گزشتہ ماہ پھر ایک بار بستان مہدی کے لئے پانی کی تلاش کی کوشش کی گئی۔ بور ہول کرنے سے ایک رات پہلے جامعہ کے تمام طلبہ سے کہا گیا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر پانی عطا کر دے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ دیا تھا اور پھر خدا تعالیٰ نے اسی سر زمین سے ظاہری اور روحانی پانی کے سوتے بہا دئے۔ آج ہم واقفین زندگی بھی بستان مہدی کی اس زمین میں پانی کی قلت کا شکار ہیں۔ خدا تعالیٰ کوئی معجزہ کر دے اور ہماری یہ تکلیف دور کر دے۔

قیام ربوہ کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پانی کے حصول کے لئے دعائیں اور پھر غیر معمولی طور پر ربوہ کی سرزمین سے پانی نکل آنے کے واقعہ کا بھی بتایا گیا۔ اس کے بعد تمام طلبہ نے لمبی اجتماعی دعا کی اور ہر طالب علم اور اسٹاف ممبر نے حسب توفیق صدقہ دیا۔

اگلے روز پہلا بور ہول کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق اس میں سے پانی کی خوش کن مقدار میسر آئی۔ بہت خوشی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تضرعات کو سنا اور پانی عطا کیا۔ اس بور ہول سے بالکل مخالف سمت میں ایک اور جگہ بھی پانی کی نشاندہی کی گئی تھی۔ پہلے بور ہول سے پانی کی ممکنہ مقدار کے حصول کے بعد دوسری جگہ بور ہول کرنے کے متعلق رائے منقسم تھی کہ بور کیا جائے یا فی الحال اس ایک پوائنٹ پر ہی انحصار کر لیا جائے۔ تاہم مکرم امیر صاحب نے اس بات کی اجازت دے دی کہ دوسرا بور ہول بھی کر لیا جائے۔

دو دن بعد دوسرا بور ہول کیا گیا اور نتائج دیکھ کر بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے کلمات دل کی گہرائیوں سے نکلے اور زبانوں سے ادا ہوئے۔ سب نے دیکھا کہ نتائج توقع سے کہیں زیادہ بہتر تھے۔ اس بور ہول میں سے پانی کی وہ مقدار برآمد ہوئی کہ جس کا تصور بھی ہم نہیں کر رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے غیر معمولی فضل اور رحم فرمایا اور وافر پانی عطا کر دیا۔

یہ دونوں بور ہول بستان مہدی سے باہر کچھ فاصلے پر کئے گئے ہیں جہاں بستان مہدی میں پانی لانے کے لئے پائپ لائن بچھانا ضروری تھی۔ اور پائپ لائن بچھانے کے لئے مجموعی طور پر ساڑھے آٹھ صد میٹرز لمبی اور ساٹھ سینٹی میٹرز گہری نالی کھودنے کی ضرورت تھی۔ سخت پتھریلی

زمین میں یہ کام کرنا سخت محنت کا متقاضی تھا جسے عام طور پر پروفیشنل مزدور کرتے ہیں۔ مزدوروں کی تلاش کی گئی لیکن جو مزدور ملے وہ منہ مانگی قیمت طے کرنے کے باوجود کام کی سختی دیکھ کر صرف ایک دن کچھ کھدائی کر کے کام ادھورا چھوڑ کر چلے گئے۔

برکینا فاسو کا جلسہ سالانہ بستان مہدی میں منعقد ہوتا ہے۔ ہر سال جلسہ کے موقع پر باہر سے پانی کے ٹینک منگوانے کے باوجود پانی کی قلت کا سامنا رہتا تھا اور جلسہ کے مہمان تکلیف اٹھاتے تھے۔ اس سال پانی تو مل گیا لیکن اس پانی کو بستان تک لانے کا ایک بڑا چیلنج ابھی باقی تھا۔

ادھر برکینا فاسو کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ 2021 کی تاریخیں طے ہو چکی تھیں اور صرف سترہ دن باقی رہتے تھے۔ مزدور کام چھوڑ کر جا چکے تھے۔ جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے معزز مہمانوں کو پانی کی فراہمی اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر صورت یہ کام کرنا ہی تھا۔ چنانچہ یہ بھاری ذمہ داری جامعہ نے اپنے اوپر لی اور جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے باہمت نوجوانوں نے چار دن میں ہی یہ مشکل اور بظاہر ناممکن نظر آنے والا کام مکمل کر دکھایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پائپ لائن بروقت بچھا دی گئی اور جلسہ سے پہلے پانی کے کنکشن کا کام مکمل ہو گیا۔

اپریل 2021 کے پہلے ہفتہ میں ہونے والا 29 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برکینا فاسو کا پہلا جلسہ ہے جس میں پانی کی کمی کی کوئی شکایت نہیں آئی۔ جلسہ کے تمام دنوں میں ہر پوائنٹ پر وافر مقدار میں پانی میسر رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

اللہ تعالیٰ تمام طلبہ جامعہ کو غیر معمولی افضال سے نوازتا چلا جائے۔ اور انہیں بہترین جزا عطا فرمائے۔

طلوع وغروب آفتاب

02جون2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:11	18:59
مدینہ منورہ	04:03	19:07
قادیان	03:46	19:30
ربوہ	03:26	19:09
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:23	21:10